نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۷ جلد ۳ | لودیانہ ۹ جولائی ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ [illegible]

اشتہار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیٹھ کا اسے ۔ ایک مدت بعد فرصت سے بات چیت ہوگی ۔ بڈھے میاں جو زمانہ کا سب سرد گرم دیکھ بھالکر پورے تجربہ کار بن چکے تھے اس بیچارے اجنبی کی نشست و برخاست سے ہی تاڑ گئے کہ نیا گھر سے نکلا ہوا ہے تسلی دلاسے سے بیٹھا کر پوچھنے لگے کہ تم کون ہو باپ کا کیا پیشہ ہو کس مطلب کے لئے گھر سے نکلے ہو کبھی آگے بھی کچھ خرید و فروخت کی کچھ نفع بھی اٹھایا یا یونہیں خسارہ ہی بھرتے رہے بختیار نے اپنی ساری سرگذشت الف سے یے تک کہہ سنائی جب بڈھے شیخ نے اس کے نانے کا ذکر آیا تو بوڑھے کو اُسکے ساتھ کسی زمانہ کا تعارف یاد آیا بختیار پر رحم کرکے کہا کہ ہاں صاحب اور بھی اسکا ذکر کیا اور بیٹا پوچھو تو وہ بوڑھا بڈھا دیانت دار نمازی اور پرہیزگار تھا نادان بچوں سے روپیہ ٹھگنے کی کبھی نیت نہیں کی تھی اور نہ مسافروں کے مال لوٹ کھسوٹ کھاتا اور بات بیری دو جنگی کرنا اسکا شغل ہر وقت اسکے شامل حال تھا کام کاج میں برکت اور جو تھا بیٹھے دہشت نہ تھی حاضر بڑے تپاک سے پوچھنے لگا کہاں آتے ہو جب جواب میں سوداگری کا نام سنا تو بہت برا مانا کہا سنو بابا بیگو کی سرا خوشبو ہر قسم کے پھول شہدوں بدمعاشوں اور قمار بازوں کا وہاں جمگھٹ رہتا ہے جس طرف دیکھو وہاں جھگڑا ہی چور ہے ٹھگ ہے اور اچکا ہے جتنے لوگوں سے ہر وہاں سوداگر سب فن دغا ہی میں ہیں وہ باتیں کارکی کسی کا گٹھڑ کسی کی تھیلی ہے کوئی جوڑا اٹھائی گیرا ہے بہت مسافروں نے وہاں اُتر کر نقصان اٹھائے اور سب الٹا جنس کو اپنا ضرر ہی گھر کو لاتے ہیں ۔ دیکھو کہ یہ بات کا مکان ہے خراب اور ہر دوادو اجنبی کو کہیں ٹھکانا نہیں یہاں پر ٹھہرتے ہیں اور یہ جینے لگ بچارہ بھی ضرب سے جو ان جوان عورات کو جیسا یہاں

اگر خراب کسب کے بدلے میری قسم وہاں بہت خوب ہے یہ وہ کوچہ ہے جہاں بے سروسامان بہت سے بھلے آدمی کے لڑکے ہو گیا تھا ہے لیکن مگر کیونکہ اسلئے یہاں کچھ نہیں مل سکتی غرض اشارتاً ایسا ظاہر کیا کہ جب سے تو خواہ اُس کے مکان میں ٹھہرے کہ جب اُس کی مرضی منشا پائی تو آپ بھی بار کرنا مناسب نہ دیکھا البتہ دل رغبت کے سبب ایسی ایسی باتوں پر آگاہ کیا جنسے وہ محض ناواقف تھا بولا کہ نفع کی بنیاد خرید پر منحصر ہے اگر خرید اچھی ہو جاوے تو پھر نفع کے لئے مزدوری کی چنداں ضرورت نہیں یعنی جسکو خریدنا آگیا بس جانو کہ وہ تجارت کے سب ایچ پیچ پا گیا ۔ غرض ایسے ایسے کی باتوں میں ہی دن غروب ہوگیا اسکی دوکان بڑھانے کا وقت قریب آ پہنچا بختیار نے صبح کے وعدہ پر رخصت ہو گھر کا راستہ لیا راستہ میں ایک روپیہ کے تکے اور کر بختیاری کا پچھلا اگلا حساب بیباق کیا اور دال روٹی کھانے لگا اگر آئندہ گوشت پکانا ہو بیگی فرمائش کی خرم کھانا اب دو کوئی چیز خریدنا ہے گوشت وغیرہ سب بختیاری کا ذمہ کر دیا ۔ اس فرقہ کی عیاری تو مشہور ہی ہے لئے مسافروں کو جو دام اپنے جال میں بکمبخت پھنسا لیں انھیں خستہ حال ہیں گوشت وگھی خریدنے ہیں کیا مجال کہ وہ اپنے دستور سے ذرا بھی دائیں بائیں گئی ہو اپنے قاعدہ کے موافق تو ہی چھیچھڑے سے خوب لائی اور بہت سی چربی اور نمک دیکر پکانا شروع کر دیا آگر یا گھی ۔ بگھی کو گھی کی بو تک بھی چھونے دی ہو ۔

باقی پھر آئندہ

تحقیقات کامل واجب ہے

ہندو اور عیسائی اور محمدی سب اسبات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالی نے ہماری بہتری کیواسطے ضرور ہمیں کتاب عنایت کی ہے ۔ لیکن ہندو وید و شاستر عیسائی انجیل اور محمدی قرآن کو مانتے ہیں ۔ اگر خدا تعالی نے ہمکو ایسی کتاب دی ہو تو بیشک اسمیں ایسی ایسی علامتیں ہونی چاہئیں جس سے صاف ظاہر ہو کہ یہی وہی کتاب ہے جو اللہ تعالی نے ہماری ہدایت کیواسطے عنایت کی ہے اور اگر ایسی علامتیں نہ پائی جاویں تو ہم کسطرح جانیں کہ کونسی کتاب ماننے کے قابل ہے پھر بہت لوگ اپنی اپنی کتابوں کو اس لئے بھی مانتے ہیں کہ ان کے باپ دادے اور پیشوا انکو مانتے چلے آئے ہیں ۔ اب اس بات پر غور کرنی چاہیے کہ آیا وہ کتاب جسکو میں خدا کا کلام کہتا ہوں درحقیقت کلام اللہ ہے یا نہیں کیونکہ جسطرح خدا کا کلام رد کرنے سے گناہ ہوتا ہے اسیطرح کلام بشر کو کلام اللہ کہنے سے گناہ ہوتا ہے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص ہماری مذہبی کتاب پر اعتراض کرتا ہے اور جھٹلاتا ہے وہ ہمارا بڑا دشمن ہے کیونکہ وہ ہمارے دین و جان کو نقصان کرتا ہے بیشک جو شخص تعصب اور ضد سے کسی کی مذہبی کتاب کو جھٹلاتا ہے وہ ضرور دشمن ہے مگر جو کوئی سچی دریافت کرے کہ فلاں کتاب جسپر جھوٹی ہے اور اُس جھوٹی کتاب پر بہت سے لوگ ایمان لائے ہیں اور اس کتاب کو جو حقیقتاً کلام الہی ہے رد کرتے ہیں تو یہ فرض ہے کہ جو حقیقی کلام الہی کو رد کرکے جھوٹی کتاب کو مانتے ہیں آگاہ کرے اور کلام اللہ کیطرف انکو رجوع کرے مثلاً اگر کوئی شخص کسی کو گمراہ دیکھے کیا وہ اسکو راہ دکھاوے اور اگر کوئی آدمی کسی کو شکستہ کشتی پر سوار ہوتے دیکھے تو کیا اُسے آگاہ نہ کرے کہ یہ کشتی جسپر تم سوار ہو تمکو کبھی منزل مقصود تک نہ پہنچائیگی بقول شاعر ہے اگر بینم کہ نابینا و چاہ است * اگر خاموش بنشینم گناہ است * واضح ہو کہ خدا کے نبیوں نے بار بار یہودیوں سے کہا کہ جو اپنے تئیں نبی ظاہر کرتے ہیں اور حقیقت میں نبی نہیں ہیں انسے خبردار رہو ۔ پھر عیسی نے بھی اپنے شاگردوں سے فرمایا





کر جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں لیکن حقیقت میں پھاڑنیوالے بھیڑیے ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ کوئی شقی آدمی آپ کو سرکاری نوکر قرار دیکر گاؤں کے لوگوں کو دھوکا دے جیسا کہ کئی بینے گذرے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے تئیں ڈپٹی انسپکٹر بناکر کسی گاؤں کے ساہوکار کو لوٹا۔ چنانچہ بھی کچھ تعجب نہیں ہے کہ کوئی شخص عزت اور رتبے کے لیے آپ کو نبی ظاہر کرے جیسا قریب چالیس برس کا عرصہ گذرا ہے کہ ایک آدمی نے جو شب امریکہ میں اپنے تئیں نبی ظاہر کر کے لوگوں کو فریب دیا تھا اور اسکی کتاب جسکو مارمن کہتے ہیں ابتک موجود ہے اور اسکے پیرو بہتیرے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ایسے ایسے بہت سے دغاباز آدمی ہوتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ انجیل کیا فرماتی ہے۔ ہر ایک روح کو مت مانو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ آیا وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں روحوں کو کس طرح آزماؤں تو میری بات میں یہہ ہو کہ سچے اور جھوٹے نبیوں کے پہچاننے کے واسطے چار علامتیں درکار ہیں۔
اول معجزہ۔ دوسرے پیشین گوئی تیسرے نیک چال چلن چوتھے عمدہ تعلیم۔ اگر یہہ چار علامتیں کسی شخص میں پائی جاویں بلکہ ان میں سے تین موجود ہوں یعنی معجزہ و نیک چال چلن اور عمدہ تعلیم یا پیشین گوئی نیک چال چلن اور عمدہ تعلیم تو اس کو سچا نبی سمجھ لو ورنہ فریبی اسکی نبوت پر اعتقاد نہ کرنا چاہیے۔ محمدی کہتے ہیں کہ یہہ علامتیں ہمارے نبی محمد صاحب میں پائی جاتی ہیں اگر یہہ سچ ہو تو ہم پر فرض ہے کہ اس کتاب پر عمل کریں جو ان پر نازل ہوئی ہے اور اگر نہ مانینگے تو گنہگار ٹھہرینگے لیکن پھر بھی واجب ہے کہ ہم بخوبی تحقیقات کریں کہ آیا اصلی کلام موجود ہوں یا نہیں اور یہہ علامتیں اُس میں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ فقط

زور تھوڑا غصہ بہت مار کھانے کے لچھن

یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس آدمی میں زور کم ہوگا اور غصہ زیادہ ضرور مار کھاویگا اور اپنے کئے پر پچھتاویگا اور جو زور آور ہوگا حلیم الطبع رہیگا ہمیشہ فتح مند ہوگا۔
ہماری سرکار فیض آثار باوجودیکہ زمانہ ایسی طاقت ور ہے کہ کوئی دشمن یک بیک تاب مقابلہ نہیں رکھتا مگر پھر اسمیں وہ حلیمی اور فروتنی ہے کہ کسی دوسرے ملک میں نہیں ہوگی اگر کوئی دشمن اپنی خام خیالی سے ارادہ جنگ کرتا ہے تو سرکار انگلشیہ اپنے سفیروں کی معرفت اسکو سمجھا دیتی ہے کہ لڑائی سے صلح بہتر ہے کیونکہ لڑائی میں رعایا کی تباہی و ملک کی بربادی ظہور میں آتی ہے۔ چنانچہ ابھی بسبب حد سرحد ہندوستان برہما کے بادشاہ نے کیسا سر اٹھا رکھا تھا بعض یہی معلوم ہوتا تھا کہ آج لڑائی ہوئی کل لڑائی ہونے لگے یہاں تک کہ ایک وزیر بادشاہ برہما نے لڑائی کے سامان کر اپنی فوج کے سپہ سالار کو بلایا اور مشورہ کیا کہ سرکار انگریزی سے ضرور جنگ کرنا چاہئے اور انگریزوں کو نکال دینا واجب ہے۔ تو بادشاہ برہما کی کج فہمی کو دیکھو اور سرکار انگلشیہ کی دانائی اور رعایا کی خیرخواہی۔ فی الفور سرکار نے جناب سر ڈگلس فورسائتھ صاحب بہادر کو جو معاملات ملکی میں کمال معاملہ فہمی رکھتے ہیں پیغام دیکر بھیجا کہ صلح کرنا لڑائی سے بہتر ہے اور سر آپ اپنے جنگی خیالات سے باز رہیں کیونکہ جو سرکار انگریزی کے دشمن ہیں بالآخر خراب اور رسوا ہوئے پھر بھی سرکار نے کچھ خیال نہ کیا۔ اور جنگ کا منصوبہ قایم رکھا گریبان میں منہ ڈالکر نہ دیکھا کہ میں جس سرکار سے لڑائی کرتا ہوں کچھ فوج بھی میرے پاس مضبوط آلات جنگ کے ہیں کہ نہیں۔ چنانچہ تحقیقات اپنی فوج کے افسروں سے دریافت کیا کہ سرکاری فوج سے ہماری فوج مقابلہ کر سکتی ہے کہ نہیں سپہ سالار نے جو نمک حلال تھا صاف صاف بیان کر دیا کہ ہماری فوج بالکل نکمی ہے نہ وہ باقاعدہ جانتی ہے اور تعداد میں بہت کم ہے اور اپنی زبان میں ایک شعر بھی پڑھکر شاہ صاحب کو سنایا جسکا ترجمہ یہ ہے موافق اسکے ہو کہ ۵ ہزار فولاد باز و پنجہ کرو۔ ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد۔ جب صاحبین نے شاہ صاحب کو جنگ پر آمادہ دیکھا اپنے خویش و اقربا کو بذریعہ چٹھیات کے اطلاع دی کہ ضرور لڑائی ہوگی چٹھیات سے جو شہرت پھیلی سوداگروں نے تجارت و لین دین بالکل بند کر دیا جب شاہ برہما کو خبر پہنچی کہ کاروبار تجارت کی بند ہے فی الفور گھبرا کر ایک اعلان مشتہر کر دیا جسکا مضمون یہہ تھا کہ حضور اعلیٰ جناب سرکار انگریزی سے لڑنا نہیں چاہتے۔ اسکے بعد وزیر جنگ والوں نے ایک عرضی شاہ صاحب کی خدمت میں بدیں مضمون ارسال کی کہ اگر سرکار انگریزی سے اپنے لڑائی کی تو ہم تمہاری مدد بالکل نہیں دینگے اور نکہ خراج گذاری سال حال کی ادا نہیں کرینگے جب شاہ برہما نے دیکھا کہ اب ہمارے میں لڑائی اور مقابلہ سرکار انگریزی کے طاقت نہیں ہے تو فوراً سمجھ گئے اور جناب سر ڈگلس فورسائتھ صاحب بہادر سے صلح کی ٹھہرائی۔
چنانچہ اب ایسا ہوا کہ والی برہما نے بعد بہت پشیمانی کے ۲۲ جون کو یہہ اقرار کیا کہ تمام کرنی کی خود مختاری کے ہم ذمہ وار ہیں اور جو سرکار کے سفیران نے جن کے سپہ سالار کے ساتھ بعزت پیش آئیگا حال دریافت کیا تو شاہ برہما نے صاف صاف من وعن

بیان کرو۔ اب سرکار کی تسلی ہو گئی ہو گی اور احتمال لڑائی کا جاتا رہا۔

جب یہہ سامان شروع ہوا تھا تو ہمکو یہہ امید تھی کہ جسطرح والی حبش نے مصر سے زور پر کھینچا تانی کی تھی اور بعد میں اپنے آپ کو حوالہ سرکار انگریزی کے کر دیا تھا اسیطرح یہہ جنگی والی ہو جائیگا مگر خیر اس نے تھوڑی سی دانائی کی کہ جا کے قبلہ کے حضور کے صلح کرلی۔ دوسرا ہمارا خیال یہہ تھا کہ اُس کے پاس نہ روپیہ تھا اور نہ سامان جب وہ سرکار کی فوج کو دیکھیگا تو ڈر جاویگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب گورنمنٹ نے تمام تیاری اور سامان جنگ کا وہی کے طور پر بنا میں بھیجا تو وہ عین حکمت ہوئی بادشاہ و رعایا گھبرا گئے اور صلح کی [illegible] جب آدمی میں طاقت اور استطاعت نہ ہو اور پھر کام ایسے ویسے کرے تو نتیجہ سوا شرمندگی کے [illegible]

اور کسب باز سوچ کر کام کرنا ہر حال میں لازم ہے۔ اور دانا آدمیوں کا مقولہ ہے مصرعہ پیشتر بنگرد کہ عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

اب عنقریب جناب فورسائتھ صاحب بہادر اپنے قصیہ کا میاب ہو کر آئینگے اور دسمبر پنجاب گورنمنٹ کو خوش [illegible] انشاء اللہ

عبداللطیف

منقولات

عبادت کی تقسیم

عبادت کے حصوں پر کسیقدر وقت صرف کرنا مناسب ہو اور کسیطرح سے جیکل ایسی ہوں کہ جماعت کو کچھ [illegible] معلوم ہو وہی عبادت خانہ کے کل حصوں میں سب سے بہتر وہ [illegible] ضروری ہیں جیسے انسان [illegible] سے بہتر و سود مند ہو یہہ ہماری زندگی کا وہ مشغل ہے اور سب پر غالب ہوگا جب ہمارے کل کام دنیوی و دینی ختم ہو جاوینگے تب بھی یہی تو بجا و باقی رہیگا کہ ہم ابد تک خداوند ذوالجلال کی عبادت کیا کریں اور اُسکی ستائش و تقدیس کیا کریں پس تاکید کیجاتی ہے کہ جہانتک ممکن ہو اس ہی مبارک شغل میں مصروف رہیں تسپر بھی عبادت عام کا وقت محدود کرنا اور اسکو ایسا ہونا کہ کل انسانوں کی حالت جہانتک ممکن ہو مناسب ہو ضرور ہے اور وہ ایسے ہو کیونکہ جماعت میں چھوٹے بڑے مرد و عورت بچے اور ضعیف بیکار و زور آور سب شامل ہوتے ہیں اور اگر عبادت کو بہت طول دیا جاوے تو سب کے سب اس دھیان اور غور کے شامل نہ ہو سکیں گے جیسا مناسب ہو کہ اسی ہی سے مشرقی کلیسیاؤں نے مجھ سے تجدیدے وقت مقرر کئے ہیں بعضوں نے ایک روز بعضوں نے سوا اور دوں کے ڈیڑھ روز بعضوں نے دو گھنٹے بھی یہ تقسیم مناسب ہو لیکن میری ناقص سمجھ میں آتا ہے کہ اگر یہہ ضروری وقت کی حد مسیحی کلیسیاؤں کی مشرقی فرقوں کی طرف سے ہو تو [illegible] ضرورت ہر جماعت کی توجہ ہوتا اور پھر کہ یہہ مقرری بھی شامل ہوں اور رکاوٹیں کی آئین [illegible] کچھ بھی تفریق اور تبدیلی کرنا [illegible] حالات و موقع اور موسم کے بدلا جاوے خصوصاً ایسی جگہوں میں جہاں [illegible] عبادت دونوں ایک سلسلہ میں ہوتے ہیں وہاں پر خیال چاہئے کہ دونوں باتیں صرف اس ہی وقت میں ختم ہوں کہ سب وقت نہ ہو سکیں تو جماعت میں کوئی بھی نہ تھکنے والا اور تنگ ہونے والا نہ پایا جاوے [illegible] کے اکثر کلیسیاؤں میں چار حصے اور بعض میں پانچ حصے ہیں جیسے گانا دعا کلام کا پڑھنا اور وعظ اور زبور کا پڑھنا اب اگر عبادت ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے ہو تو چاہئے کہ اس میں حمد آدہ گھنٹہ صرف ہو لیکن اگر [illegible]

ختم ہو تو بہتر ہو کیونکہ یہہ وہ حصہ ہے جو کل عبادت کو لذت دار اور دلکش بناتا ہے وہی اُسے پھیکا اور بے لذت کرتا ہو طول کرنیں بہت خطرہ ہو باقی وقت اور باتوں پر صرف ہو تب مجھے یہہ بیان کرنا باقی رہا کہ کیونکر یہہ چاروں حصے دلکش اور سود مند ہوں سو اسکا میں الگ الگ بیان کرونگا۔ اول گیت یہہ ہماری عبادت کا وہ حصہ ہے جو زیادہ خوشی بخشتا ہے یہہ گویا ہماری روحوں کو [illegible] اگر نظم وحشی لوگوں کو زندگی بخشتا ہو تو گیت والی غزلیں کتنی زیادہ اثر تاثیر کرتے والی ہیں اور اس زمانہ میں جیسا ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ و دیگر ملکوں میں سیکڑوں جانیں اسکے ذریعہ سے نجات پا چکی ہیں تو بیشک کلیسیاؤں میں علم موسیقی کو حتی المقدور ترقی دینا ضرور ہے اور تاکہ جماعت میں گانا موزوں ہو ضرور ہے کہ ہر جماعت اپنے درمیان چند اشخاص ایسے رکھے جو ان گیتوں اور راگوں کو جو وقت عبادت کے گائے جاویں پہلے سے مشق کرے اور باقی سب کے سب انکے پیچھے ملکے گاویں تا یہہ خیال دور ہو کہ گیت کو حد و حد سے پھاڑنا اور آواز کو حد بلندی پر اٹھانا خوشی کی بات ہے اور عمدگی کا باعث [illegible] اور امریکا جب اس ملک میں تشریف لائے تو اس ملک کی زبان میں عبادت کے گیت نہیں اپنے راگوں کو ہندوستانی عبارت میں گانا شروع کیا کہ وہ اب اس قدر اس ملک میں مشتمل ہو گیا ہو کہ اسے اب دور کرنا دشوار ہو لیکن ہندوستانیوں کے دل پر جیسا اور غزلیں تاثیر کرتی ہیں اس سے نہیں ہوتی اور نہیں وہ شاعرانہ خوبصورتی اور خوبی کا شمہ بھی نہیں پایا جاتا ہے جو دیگر تاثیر کرتیں ہیں مناسب ہو کہ [illegible] سے پھر کر جاؤں کہاں کہیں درد گناہ کی دوا نہیں [illegible]



طرزی کے لیے پوچھو یا جاوے تو کون ہندوستانی ہے جو اسکو سمجھے گے بشرطیکہ وہ اپنی تصنیفوں کو بطور ترقی دینا چاہتے اسکی ترقی دینے کے لیے اگر اہتمام منظور ہوں تو بہت خوب ہوگا اگر خط میں لکھو رہا لڑکی محنت سے جو گو یار میں ہو گئے ورزش کی جاوے کہ ایسے اور گیت طیار کریں تو ضرور وہ اسباب میں کوشش کر کیے ملنے رفتہ رفتہ آنیوالی پشتوں کے لیے ایک اچھا خزانہ ذخیرہ ہو جائے گا جیسا کہ ترقی کر اور سبی ملکوں کا حال ہے دوسرے دعا عبادت عام میں خواہ مخواہ کچھ تنگی ہو گئی اور چاہیے وے کبھی ہوں بارہا دیکھا میں غریب کے برابر جس مضمون جو کہ نکلے دیکھی اسکو سیدھا مختصر کرنا ضرور ہو ورنہ اگر مضمون مختصر سے میں ختم نہ ہو تو بہتر ہو کہ وہ دو تین بار کے بیچ میں گیت گا کے مانگی جائے اور ایک بار زیادہ منٹ سے زیادہ نہ ہو کیونکہ زیادہ طول ہونے سے سب لوگوں کا دل شامل نہیں ہو سکتا ہے دعا کے بیچ اکثر کتنی شاعریاں کہیاں ہیں جیسے بار بار شے کی کوشش کر ہر ایک لوگ اور اکثر یہہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر دیکھنے دو وقتے ضروری ہیں یعنی دیباچہ اور دوسرا خاتمہ اور بیچ میں مضمون خاص اب اسکی کیا ضرورت دیکھنے میں آتی ہیں اور اسیطرح جب کوئی ایک جنال ہوتا ہے ہر ایک اپنا ضروری دیباچہ سے شروع کرے نہ طول طول کرنی چھوڑیں تو فضول وقت ضایع ہوتا ہے جو شکل کیا ضرور ہو کہ ہر ایک یہی کہے کہ شکر ہم سب کو اب تک زندہ رکھا ہے وغیرہ جب ایک بھائی نے اسکا شکر کیا تو کیا ہم سب انہیں کیلئے شامل ہوتے پھر بار بار دوسرے کی کیا ضرورت ہے پھر جب پرنگ میں جمع ہوتے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بھائی جو شروع کرتا ہے وہ بھول جاتا ہے کہ جیسا اسکے پیچھے دعا مانگیں گے اور یوں ہوتا ہے کہ وہ بھی مختصر دعا کو کوشش کر کہ کوئی بات چھوٹ نہ جائے بلکہ وہ صبح سے شروع کرکے شام اور شام بلکہ دوسری صبح تک پہنچتا ہے آخری جو اسکے منہ سے بیہ نکلتا ہے اور صبح کی روشنی جس سلامتی میں دکھائی یوں اور نصف وقت تک ایک ہی بار گھٹنے جھکانے پڑتے ہیں پھر مدت بعد دق ہو جاتے ہیں غرضیکہ ایسا ہوتا ہے کہ مضمون جو نصیحت ہوئی ہے جو کلام سے بڑا کیا اسکی دعا میں کوئی خبر ہی نہیں لیتے جو کلام کا پڑھنا اسمیں اکثر غفلت ہوتی ہے دیسے بعض وقت بڑی غلطی اس باب میں کرتے ہیں کہ وہ وعظ کے وقت زیادہ وہ جو بائیبل کلام کے پڑھنے کو کم کرتے ہیں کیا اچھا کلام اپنا ہی کلام سے زیادہ تاثیر بخش ہو یہ خیال رکھنا خاص ضرور ہے کہ انکی عبادت میں وہ بائیبل کو پہنے نیاز میں پہلے بائیبل اور بعد اور نئے عہد نامہ سے اسطرح انتخاب کیا جائے کہ مذہب کے اصول کی باتیں اور بائیبل کے خاص مضمون صحیح ہوں تاکہ ایک سال کے عرصہ میں ان پڑھے بھی جو بہ بیا حاضر ہوا کرتے ہیں خاص باتوں کا علم سیکھ لیں جیسا کہ چرچ آف انگلینڈ نے بائبل پر ترتیب میں انتخاب کیا ہوا ہے جیسے وعظ اسکے بارہ مہینے میں اس میں کمی نہیں کہ کچھ ہدایت کے طور پر لکھوں لیکن اس سے صرف دو تین باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو سننے والوں کو ضرور معلوم ہو جاتے ہیں اول بہت طول دینا چاہیے ہر بار ایک تیکا منتظر کرنا سب ہو جاتا ہے کہ لوگ وہ بیان اور فکر کے ساتھ شریک ہیں دوسرے حوالوں کا مفصل بیان سب ناکارہ ہو جو سب جانتے ہیں شکر ادا کیں کا منتظر ہوں کے نام میں تو اور جب کہ سب بات سب جانتے ہیں تو طول طویل بیان کرنا وقت منتظروں کو ضایع کرنا ہو تو بہت زیادہ طیاری کی کرنی چاہیے جیسے حاضرین کے لیے سوچنے کی کچھ ضرور نہ چاہیے فقط (ترجمہ از ...)

کفایت شعاری

آدمی روز ولادت سے روز وفات تک اپنے قوا اور ہوش و حواس میں ہمیشہ صحیح اور سالم نہیں رہتا ایام طفلی میں وہ محض بیکس ہوتا ہے ان دنوں میں وہ اور لوگوں کی محنت سے پرورش پاتا ہے اور بعد گذرنے جوانی کے اس کے اعضا کمزور ہونے لگتے ہیں اور یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ اس سے ذرا بھی محنت نہیں ہو سکتی ہے اس زمانہ میں اگر اسکے پاس سرمایہ نہو تو ضرور ہے کہ وہ اپنی اولاد پر واسطے پرورش کے بوجھ سا ہو اسوقت وہ بالکل انکے رحم پر ہوگا اور جسطرح وہ اس سے پیش آوینگے وہ اسے سہنا پڑیگا کیسا بہتر ہو کہ اگر وہ اپنے ایام جوانی میں کفایت پر نظر رکھے اور اپنی آمدنی سے پس انداز کرتا جاوے تاکہ ایام پیری میں کسی کا محتاج نہ ہو اگر ایک آدمی کی کل آمدنی ہو اتنا ہی خرچ رکھے تو اس کے پاس ہرگز کچھ نہیں بچیگا اور یہہ حال ہوگا کہ جبتک انکے ہاتھ پیر چلتے رہیں گے تب تک تو روٹی کھا سکتے ہیں اسکے بعد میں نوبت گدائی کی پہنچے گی اور اس وقت نصیحت کو کتنا رنج حاصل ہوگا بعض وقت ایسا دیکھنے میں آیا ہو اولاد نا خلف نکلتی ہے اور اپنے بزرگوں کی پرورش اور خاطر داری میں نہایت بیزاری اور حقارت کے ساتھ کرتے ہیں ایسی صورت میں جیسے سرمایہ ہونے سے بزرگوں کی اپنی اولاد وغیرہ کے دست نگر ہونے سے کچھ رنج نہ ہوگا ہوگا اور اپنے پہلے کی فضول خرچی پر کتنا افسوس آویگا اس ملک میں اکثر ایسا طرز کا یہہ مقولہ ہے کہ اتنے صاحب

بھی خوب ہو کہ ساری عمر نوکری کرتے رہیں لیکن دیکھنا چاہئے کہ یہہ کیا ہے نوکری ہو نوکری بھی ایک قسم کی غلامی ہو آدمی ایام خدمت گذاری میں بالکل خداوند کی مرضی پر رہتا ہو اُسے ہر طرح کی آزادی نہیں حاصل ہوتی اور تمام عمر ایک شخص کا غلام رہنا بڑی خرابی ہو اس غلامی سے جہاں تک ہو سکے جلد رہائی پانی چاہئے آدمی کو یہہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ اپنی ساری عمر عزیز کو غلامی میں بسر کروں اُسے یہہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ انسان کے ذمہ اور بھی بہت سے کام ہیں جنکا کرنا بہت سخت ضروری ہے یعنی دنیا کی اور خدا کی اپنی ذات کی بہتری ہو لیکن اگر وہ ہمیشہ روٹی کی فکر میں پڑا رہے تو ان باتوں کیطرف بہت توجہ نہیں کرسکتا پس واجب تو یہہ ہے کہ اوائل عمر میں بہت محنت کرے اور اپنے اخراجات میں کفایت کرے تاکہ جلد اُسکے پاس سرمایہ جمع ہو جاوے اور وہ نوکری کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے دل اور توجہ کو اور عمدہ کاموں کی طرف مصروف کرے اور اپنی باقی حیات کو عبادت معبود اور فائدہ رسانی خلق میں جو بڑی خداپرستی ہو صرف کرے واضح ہو کہ غرض ہماری کفایت شعاری سے کنجوسی نہیں ہو کنجوسی ایک قسم کی برائی ہو اور کفایت شعاری ایک قسم کی نیکی کفایت سے ہماری غرض یہہ ہو کہ جتنا مال صرف کرنے کی ضرورت ہو اُتنا ہی صرف کرے اُس سے کم اور نہ زیادہ اپنے کاموں کو ایسے طور پر انجام دینا چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو تھوڑے خرچ کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہو اگر ایک آدمی چار گز کپڑے کیواسطے اپنا گھر رہن کر دے وہ احمق بیوقوف ہو جیسا کہ وہ شخص جو چار گز زیادہ خریدتا ہو اور اُسے خراب کرڈالتا ہو اکثر اس دنیا کے آدمی خرچ

ہیں کہ فضول خرچ خوب ہو اسکی خوب نیت ہو وہ ایسا فیاض ہو کہ اُسکے نزدیک سیکڑوں روپیہ کچھ قدر نہیں رکھتے وہ یہہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے سبب سے بہت آدمی پرورش پاتے ہیں خلاف اس کے تو بڑا کنجوس ہو وہ کوڑی کوڑی جمع کرتا ہو اُسکے کمانے سے کسکو فائدہ ہوا ہو دیکھنا چاہئے کہ یہہ کیسی غلط اور قیاسی باتیں ہیں فضول خرچ کے مال سے بہت تھوڑے آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہو وہ اپنے پیسے بیکار کاموں میں ضایع کرتا ہو اُس کے سرمایہ سے چند سست اور کم محنتی آدمی پرورش پاتے ہیں۔ لیکن خلاف اُسکے کفایت شعار آدمی کے مال سے بیچارے محنتی اور نیک نیت مزدوروں کو فائدہ ہوتا ہو کیونکہ کفایت شعار آدمی اپنے روپیہ کو صندوق میں نہیں بند رکھیگا وہ یا تو اپنے آپ کسی کام میں لگاویگا یا کسی کارخانے والے یا کسی محنتی آدمی کو قرض دیویگا ہر دو صورت میں بہت مزدور اسکے مال سے روٹی کھاوینگے اگرچہ نظر غور سے دیکھیں تو فضول خرچ پر بہت سے نقصان ہیں کہ فضول خرچ آدمی اپنا مال بیفائدہ کاموں میں صرف کرتا ہو وہ اپنے وسیلے سے راحت و آرام کو کھوتا ہو اور بیچارے محنتی مزدوروں کی روٹی کمانے کے اسباب کو خراب کرڈالتا ہو فضول خرچ آخر کار مفلس ہو جاتا ہو اُسکی نیکنامی جاتی رہتی ہو اور سب کے نزدیک ذلیل اور خوار ہو جاتا ہو اُسکی اولاد ناشایستہ پرورش اور تربیت نہیں پاتی اُسکے گھر میں بڑی بے بندوبستی ہو جاتی ہو اور سارا گھر ایک تماشا گاہ افلاس اور بدبختی کا ہو جاتا ہو ایسے لوگوں کے حال کے دیکھنے سے جو اپنے روپیہ کو بسبب ضعف عقل کے اخراجات فضول میں صرف کرتے ہیں اور آخر کو مفلس ہو جاتے ہیں کفایت کا علم آتا ہو جب ایک شخص بسبب فضول خرچی کے مفلس ہو جاویگا وہ یا تو گدائی کریگا یا چوری ہر دو صورت میں اس پر بدنامی حاصل ہوگی اور وہ اپنے ہمسروں کی آنکھہ میں بیوقار ہو جاویگا جب فضول خرچوں پر افلاس آجاتا ہو تو اُنکی خام خیالیاں جاتی رہتی ہیں اور تب وہ ایسے لوگوں کو در بدر مفلسی میں تربیت دیکر سبق کفایت شعاری سکھاتے ہیں

[illegible]

اخبارات ملکی و ولایتی

سنجیدگی۔ انڈین مرر میں مرقوم ہو کہ کراچی میں ایک عیسائی نے لکچر دیا اور اسمیں مسلمانوں کے اعتراض وغیرہ کا جو وہ دین مسیحی پر کرتے ہیں جواب دیا۔ خاتمہ پر مسلمانوں نے اور بھی بہت سے سوال کئے مگر ان سبکے جواب نہایت نرمی سے دئے گئے۔ برخلاف اسکے اگر عیسائی معترض ہوتے اور مسلمان مجیب تو ایسا ہونا مشکل تھا۔ بہرحال اگر مسلمانوں و عیسائیوں میں مباحثہ ہو تو انجام اسکا بغیر کسی فریق کے دل دکھنے ہونا بھی غنیمت ہو۔ اگرچہ مسلمانوں کی طرف سے پہلے بہت سے فساد ہوئے ہیں مگر اب معلوم ہوتا ہو کہ لوگ انسانیت پر آتے جاتے ہیں۔ نقد

آتش زدگی شملہ۔ اجکل اگرچہ موسم بارش کا ہو مگر اس کو آگ کی فصل بھی کہا جاوے تو بجا ہوگا یعنی نینی تال۔ کوہ مری۔ پشاور۔ راولپنڈی وغیرہ نے تو دور دور شہرت حاصل کرلی ابھی شملہ کی باری بھی چنانچہ ۲۴ جون کو وہاں بھی آگ نے اپنا جلوہ دکھا دیا۔ اب صاحب وکیل ہند لکھتا





اپنے نامہ نگار کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس آگ کی شروع ایک انگریزی کی دوکان سے ہوئی جنے اسی سال دوکان کھولی تھی۔ اُس سے پھر دو طرف پھیلی اور کچھ غیر مشہور مقامات کو جلا کر ایک فرونگیان کے کارخانہ کو خاک سیاہ کیا پھر اُسکے ایک مسجد کی باری آئی جس میں کئی سوداگروں کا مال و اسباب سے پُر تھی آگ نے سب اسباب خراب کیا۔ اور بہت سے سوداگروں کا نقصان ہوا اس آگ سے بازار کے لوگوں کو بڑا خوف پیدا ہوا۔ اور اپنے اپنے مکان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ملک اودھ میں ایک پنڈت اصول اہل ہنود کے خلاف پند وعظ کرتا پھرتا ہے۔ اس کا وعظ خاص اور عقلمند آدمی سنکر اُس کے خیالات پر خندہ زنی کرتے ہیں۔ اور اسکولوں کے طالب علم نہایت ہی ہنستے ہیں کیونکہ اسکی باتیں جو وہ بیان کرتا ہے عقل کے خلاف ہیں۔ اول تو وہ کہتا ہے کہ سوائے بُت پرستی کے عبادت مقبول ہوتی ہی نہیں اور جو بُت پرستی نہیں کرتا ہے اسکی نجات ہرگز نہیں ہوگی۔

دوم یہ بیان کرتا ہے کہ شروع میں خدا نے چار بید بنائے تھے جو ان چاروں سے بھاگ گئے گنہگار ہیں شاید گرمی کے باعث پنڈت جی کے دماغ میں خلل آگیا ہو۔ جو ایسی لچر باتیں وعظ میں بیان کرتے ہیں۔

آبادی دنیا کی آبادی کا حال جناب اوجینس ٹالرف صاحب نے جو دریافت کیا اس سے معلوم ہوا۔ کہ تمام دنیا میں ایک ارب چھبیس کروڑ بیس لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو سولہ آدمی ہیں جنمیں سے ۳۰ کروڑ ۵۵ لاکھ ۴۴ ہزار عیسائی دس کروڑ ۴۵ لاکھ ۵۵ ہزار مسلمان اور ۶۰ لاکھ ۱۹ ہزار ۴۰۰ سو یہودی ہیں باقی بُت پرست۔ معلوم ہوا کہ تعداد عیسائیوں کی زیادہ ہے۔

حقّہ کی قیمت جو حقہ سلطان ٹیپو نے جناب لارڈ کارنوالس صاحب سابق گورنر جنرل کشور ہند کو تحفتاً دیا تھا اب وہ ولایت میں نیلام ہوا ہے اُسکی قیمت نیلام میں دو ہزار سات سو اسی روپیہ وصول ہوئی۔ فقط

چھاپہ کی کل ایک صاحب نے ایک چھاپہ کی کل ایسی ایجاد کی ہے جس میں ایک گھنٹہ میں ۵۰۰۰ کاغذ چھپکر لفافہ معہ گوند کے تیار ہوتے ہیں۔

رپورٹ چرچ مشن پریس آگرہ سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں یہاں ۸۰ آدمی عیسائی ہوئے۔

دہلی مشن رپورٹ دہلی مشن سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں یہاں ۱۰۰ آدمی عیسائی ہوئے۔ اس مشن کا یہ عمدہ قاعدہ ہے کہ جو عیسائی ہوتا ہے اسکو مشن سے تنخواہ نہیں ملتی ہے بلکہ خود اپنا کام کر کے اوقات بسری کرتا ہے۔ اور واعظ بھی اسیطرح اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ترکستان۔ جناب پادری جیسپ صاحب لکھتے ہیں کہ بیروت میں ترکی لوگ اپنی عادت کے موافق دیگر دینوں والوں سے حسد اور کینہ بدستور سابق رکھتے ہیں۔

دینداری۔ جو مقدمہ ریاست تیروامیں بابت گدی نشینی کے ہو رہا تھا اُسکا فیصلہ ہو چکا ہے جناب بورنگ صاحب جو پکے دیندار عیسائی ہیں اُنکا حق اس گدی پر تھا اور اسیواسطے اُنہوں نے دعویٰ بھی کیا تھا مگر وہاں کی رعایا نے یہ کہا کہ یہ گدی سوائے اسی مذہب کے نہیں ملتی ہے اسپر بورنگ صاحب نے صاف صاف کہدیا کہ میں اپنا دین جو حق دین ہے اختیار کیا ہے دنیا کی ہوس میں نہیں چھوڑتا اور مجھکو گدی نہیں چاہیے اب اس گدی پر اور شخص بیٹھا ہے۔

تحقیقات۔ مسٹر جارج اسمتھ صاحب جو منجانب گورنمنٹ میسوپوٹیمیا کی تحقیقات کے لئے مصروف ہیں انکے واسطے دس ہزار روپیہ اور خزانہ سے دئے گئے ہیں۔

نیویارک۔ نیویارک واقعہ امریکا کا ایک [illegible] لکھتا ہے کہ وہاں کے ایک بڑے گرجا گھر میں آگ لگ کر سارا گرجا گھر جل گیا منجملہ ان آدمیوں کے جو آگ فرو کرنے کی کوشش کر رہے تھے ۹۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

موقوف شدہ ملازم۔ اخبار دہلی گزٹ تحریر کرتا ہے کہ جو لوگ فوج گیکوار سے معزول کی جو موقوف ہو گئے ہیں جوق جوق الہ آباد میں آتے ہیں اور یہاں سے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں یہ لوگ پلٹن کے پہرے میں آتے ہیں شاید انکا کل مصارف ریاست بڑودہ سے دیا جائیگا۔

یادگار۔ شہر لاہور نے پرنس آف ویلس کی تشریف آوری کے پہلے ہی یہ تجویز سوچی ہے کہ شہزادہ موصوف کی یادگاری تشریف آوری لاہور میں قایم کرنے کے واسطے چندہ جمع کیا جاوے اور کل چندہ کی رقم دو لاکھ روپیہ سے کم نہ ہو۔

راستہ۔ کابل اور پشاور کا راستہ بدستور جاری ہے حاکم جلال آباد آجتک لال پورہ میں ٹھہرا ہوا ہے لیکن سوداگر لوگ مال و اسباب لاتے اور لیجاتے نہیں۔

آخوند سوات۔ لارنس گزٹ کا کارسپانڈنٹ پشاور سے لکھتا ہے کہ آخوند صاحب فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور انکے مرنے کی خبر جو اخبارونمیں شائع ہوئی ہے غلط ہے۔

دریائے اٹک۔ دریائے اٹک کے موہانے پر ایک بڑا بھاری پتھر آگیا ہے جسکے باعث اب دریائے اٹک

اپنے معمولی روزمرہ سے [illegible] کم ہو گیا ہو اسلیے وہاں کے لوگوں کو اندیشہ ہے کہ مبادا زور کرے اور نقصان پہنچاوے۔

بریلی۔ میں تیس ہندوستانی لڑکیوں کو ڈاکٹری سکھلائی جاتی ہے۔ انگریزی ڈاکٹر نے جو انکا امتحان لیا وہ کامیاب نکلیں

ہماری رائے میں جہانتک ہو سکے مستورات کو اس علم کی ضرور تعلیم دیجاوے۔

فیض آباد۔ میں آج کل بڑے زور شور سے بارش ہو رہی ہیں اور غلہ بھی بہ نسبت سابق کی ارزانی پر ہے۔

اپیل۔ راجہ رگھبیر سنگھ کے مقدمہ کا اپیل صاحب جج سہارنپور کے ہاں گذرا ہے اور ڈاکٹر سے اصل حقیقت کیواسطے دریافت ہوا ہے۔

بڑودہ۔ گائکواڑ صاحب کے قدیمی مستورات بابت منصب قیمتی کے [illegible] اور کبھی روز تک وہاں [illegible] ہو رہی ہیں۔

بمبئی۔ بمبئی کا ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ غیر مذہب اور برہمو سماج اسی ایک ہی اخلاقی طاقت کا نام ہے جو لوگوں کو ظاہراً و پردہ ہر دو طرح خدا کی بادشاہت کی طرف مائل کر رہی ہے۔

سزا۔ اخبار وکیل ہندوستان سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے قرآن کو جلایا تھا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرتسر کے اجلاس سے دو دو برس قید اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ یقین کہ اس عبرت کو بہت سے لوگ قبول کرینگے۔ فقط

طلاق دختر رز۔ ولایت میں ایک مجلس پرہیزگاری قائم ہوئی ہے اسکی سالانہ رپورٹ جو جلسہ عام میں پڑھی گئی اس سے معلوم ہوا کہ انگریزی فوج کے گیارہ ہزار آدمیوں نے شراب کے پینے سے قسم کھائی ہیں کہ وہ مجلس اپنے کام میں کامیاب ہوگی

نو ایجاد۔ امریکہ میں ایک بندوق ایسی ایجاد ہوئی ہے کہ ایک منٹ میں بارہ سو گولیاں چلتی ہیں۔

طغیانی۔ دریائے گرون جو ملک فرانس میں ہے ایسی طغیانی پر ہے کہ اپنی حد سے باہر نکل گیا اور بہت آدمی اسمیں ڈوب گئے اور چند آدمیوں کو خانہ بدوش کیا چنانچہ دو سو چند رو لاشیں دریا سے برآمد ہوئی ہیں۔

ظلم۔ دکن کے علاقہ میں ایک پادری صاحب بطور دورہ کے تشریف لے گئے تھے ایک عورت جو صاحب کے کام کاج پر نوکر تھی اس نے [illegible] جا کر ایک شخص سے جو کنوئے پر پانی بھر رہا تھا پانی مانگا اس نے پانی دیدیا چونکہ وہ علانیہ عیسائی مذہب رکھتی تھی حاسدوں نے اس گاؤں میں افواہ اڑا دی کہ اس نے کنوئے میں سے پانی بھر لیا ہے اور کنوا خراب کر دیا ہے اس عورت کو تحصیلدار نے اسقدر کوڑے لگائے کہ تمام بدن کی کھال چھل گئی اور بہت زخمی ہوئی پھر بھی [illegible] روپیہ جرمانہ بھی اس سے وصول کیا۔

جھوٹ۔ جو کہ مسٹر [illegible] صاحب [illegible] کی بابت [illegible] ہجرت کرنے [illegible] پہلے [illegible] کہ شہرت ہے بالکل غلط ہے اب اخبار [illegible] سے معلوم ہوا کہ مسٹر [illegible] صاحب ہندوستان میں [illegible] پڑھینگے۔

برہما۔ [illegible] جون کا [illegible] خبر دیتا ہے کہ شاہ کی کونسل نے آج اپنا اجلاس کیا اور اس معاملہ میں بات چیت ہوئی کہ سرکار انگریزی کی فوج ہمارے ملک میں کو ہو کر چین نہ جاوے یعنی ہماری سرحد میں ہوکر انگریزی کی فوج نہ آوے۔ فقط

لودیانہ۔ سفر و جہنمیہ میں لوگ گرمی کا بڑا زور رہا پھر میں خدا کے فضل سے بوندا باندی ہوتی رہی جس سے کچھ خنکی ہو گئی ہو اگرچہ ایک [illegible] نہیں برسا مگر امید ہے کہ بارش خوب ہوگی

بہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر [illegible] شہر میں منادی ہو گئی ہے کہ کوئی شخص [illegible] خراب [illegible] فروخت نہ کرنے پاوے اور یہ بھی حکم [illegible] کی نسبت ہے کہ باسی ترکاری نہ بیچیں

ایک سید صاحب نے کسی گاؤں میں جا کر پچاس روپیہ لیکر لڑکی کا ناطہ کر دیا تاریخ مقررہ پر جب برات آئی تو معلوم ہوا کہ سید صاحب کے لڑکی نہیں ہے دو روز بہت بڑی رہی آخر [illegible] مسلمان صاحب نے عدم موجودگی لڑکی کے روپیہ [illegible]

رسید زر

- جناب پادری راب صاحب از اجمیر [illegible]
- جناب بخشی رگھبیر دیال صاحب چھاونی جالندھر [illegible]
- جناب پادری زنکر صاحب میرٹھ [illegible]
- جناب منشی موہن لعل صاحب مدرسہ [illegible] [illegible]
- جناب منشی امام الدین صاحب شہر سیالکوٹ [illegible]
- مولوی [illegible] علی صاحب [illegible] [illegible]
- مسٹر [illegible] صاحب [illegible] [illegible]
- جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب از کشمیر [illegible]
- جناب کرنیل [illegible] صاحب سیالکوٹ [illegible]
- جناب منشی [illegible] صاحب [illegible] لودیانہ [illegible]
- جناب سید [illegible] صاحب رئیس لودیانہ [illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا